RECD NO. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

فون نمبر ۲۹۷۹

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

سالانہ چندہ بیرون پاکستان تیس روپے

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۳۱ صلح ۱۳۳۰ ہش	۳۰ جنوری ۱۹۵۱ء	نمبر ۲۶

درخواست دعا

لاہور ۳۰ جنوری ۔ نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی دو دن سے طبیعت زیادہ خراب ہے ۔ کمزوری بڑھ گئی ہے ۔ پسینے بہت آتے ہیں ۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کیلئے دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

علامہ تاجور چل بسے !

لاہور ۳۰ جنوری ۔ آج اُردو کے مشہور ادیب اور شاعر اور دیال سنگھ کالج کے عربی و فارسی و اُردو کے پروفیسر شمس العلماء علامہ احسان اللہ خاں تاجور نجیب آبادی صبح ۵ بجے انتقال فرما گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی

۲۶ ممبر پہنچ گئے

لاہور ۳۰ جنوری ۔ کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کا جو اجلاس جمعرات سے یہاں شروع ہو رہا ہے اس میں شرکت کیلئے چودہ ملکوں کے ۲۶ مندوب اور ممبر یہاں پہنچ گئے ہیں یہ اجلاس کپاس کی موجودہ حالت پیداوار کی کھپت ۔ مصنوعی ریشوں اور دیگر مسائل کا جائزہ لے گا ۔ مشاورتی کمیٹی کا یہ اجلاس ایشیاء میں پہلی دفعہ لاہور میں منعقد ہو رہا ہے ۔

نزدیک و دُور سے

لاہور ۳۰ جنوری ۔ ترکی اخبار نویس خواتین نے آج لاہور کے مختلف صنعتی مراکز کالجوں اور ہسپتالوں کا معائنہ کیا ۔

لنڈن ۳۰ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ عرب ملکوں کے اتحاد کے لئے شامی وزیر اعظم ناظم القدسی بے نے ایک اسکیم تیار کی ہے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اسکیم غالباً عرب لیگ سے بھی زیادہ جامع وحدت کا تخیل پیش کرتی ہے ۔

بغداد ۳۰ جنوری ۔ عراقی وزیر اقتصادیات نے بتایا کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان ایک اقتصادی معاہدہ کیلئے مصری حکام سے جلد ہی سلسلہ جنبانی شروع کرنے والے ہیں ۔

لیک سکیس ۳۰ جنوری ۔ کل بعض حلقوں نے چینی کمیونسٹ کی یہ اطلاع سیاسی کمیٹی کے کانوں تک پہنچائی کہ اگر سیاسی کمیٹی نے امریکہ کی تحریک پر اسے حملہ آور قرار دیدیا تو پھر وہ کسی قسم کی صلح کی گفتگو نہیں کرے گا ۔

کراچی ۳۰ جنوری ۔ پاکستانی کابینہ کا جو اجلاس لاہور میں ۳۱ جنوری کو ہو رہا تھا اب ۳ فروری کو لاہور میں منعقد ہوگا

کاسابلانکا ۳۰ جنوری ۔ کل فرانسیسی اخباروں نے یہ خبر خاص طور پر شائع کی کہ مراکش میں فرانسیسی ریزیڈنٹ جنرل نے سلطان مراکش کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ اگر وہ ان کی واشنگٹن سے واپسی تک خود بخود معزول نہ ہو گئے تو انہیں زبردستی معزول کر دیا جائے گا ۔

راولپنڈی ۳۰ جنوری ۔ ترکی صحافی خواتین جو آجکل پاکستان کا دورہ کر رہی ہیں ۔ اس ہفتہ کے آخر میں پنڈی بھی آئیں گی ۔ آپ پشاور اور آزاد کشمیر علاقے کا دورہ بھی کریں گی ۔

استنبول ۳۰ جنوری ۔ اس سال ترکی میں کپاس کی پیداوار پانچ لاکھ گانٹھ ہوئی ہے جو آج تک ریکارڈ پیداوار ہے ۔ آزاد درآمد کی پالیسی کی وجہ سے ملک میں غیر ملکی کرنسی کی بڑی تعداد آ رہی ہے ۔

لاہور ۳۰ جنوری ۔ آج بھی سنٹیل ری ورکنگ کی پبلک انکوائری کے سلسلے میں ٹیرف کمیشن نے اپنا کام جاری رکھا ۔

ڈھاکہ ۳۰ جنوری ۔ وزیر اعظم مشرقی بنگال نے بتایا کہ حکومت صوبے بھر میں لازمی پرائمری تعلیم کا منصوبہ تیار کر چکی ہے ۔

مسئلہ کشمیر پر ہندوستان سے براہِ راست گفتگو صرف اس شرط پر ہوگی کہ وہ جموّں و کشمیر سے اپنی فوجیں ہٹالے

لیک سکیس ۳۰ جنوری ۔ آج یہاں ہندوستان کی اس مبینہ کوشش پر (کہ وہ مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل کے ایجنڈے سے نکالنے کی کوشش میں ہے) تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا ۔ پاکستان سلامتی کونسل سے باہر ہندوستان سے براہ راست صرف اس شرط پر گفتگو کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہ رائے شماری سے پہلے ریاست جموں و کشمیر سے اپنی تمام فوجیں نکالنے کا وعدہ کرے ۔ لیک سکیس سے ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ گو ہندوستان گذشتہ دو تین مہینے سے مسئلہ کشمیر کو ایجنڈے سے نکالنے کی کوشش میں ہے ۔ لیکن اسے اقوام متحدہ میں بہت کم حمایت مل رہی ہے ۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اقوام متحدہ نے امن عالم کیلئے اس نہایت اہم مسئلے میں بہت زیادہ تاخیر کر دی ہے ۔ امید کی جاتی ہے کہ اس ہفتے میں کسی دن سلامتی کونسل اس مسئلہ پر بحث شروع کرے گی ۔ جبکہ صدر کونسل فرانس کا نمائندہ ہوگا ۔

میلبورن ۳۰ جنوری ۔ میلبورن کے اخبار ہیرلڈ میں مسئلہ کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے وکٹوریہ کے نائب وزیر اعظم اور آسٹریلیا کے لبرل لیڈر مسٹر ہولشیوڈ نے ایک مقالے میں لکھا ہے کہ اقوام متحدہ شاید اس امید پر مسئلہ کشمیر کو معرض التوا میں ڈال رہی ہے کہ وقت اس کا ساتھ دیگا ۔ حالانکہ وقت جنگ کا ساتھ دے رہا ہے ۔ مناسب تو یہ تھا کہ ڈچ نیوگنی کی طرح برصغیر کی تقسیم کے وقت ہی یہ مسئلہ طے کر لیا جاتا ۔ آپ نے اس مسئلہ کے حل نہ ہونے میں ساری تاریخ کا ذمہ دار ہندوستان کو ٹھہراتے ہوئے لکھا ہے کہ التوائے جنگ کے وقت پنڈت نہرو نے اقوام متحدہ کی ہدایات کو ماننے کا وعدہ کیا تھا ۔ لیکن انہوں نے ۱۹۴۹ء میں رائے شماری کے طریقوں کے متعلق تمام تجاویز ماننے سے انکار کر دیا اور اس کے بعد جب اس گتھی کو سلجھانے کے لئے کمیشن بھیجا گیا تو اس کی مصالحانہ کارروائیوں کو بھی کامیاب نہ ہونے دیا ۔ آپ نے آگے چل کر لکھا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ہندوستان کے لئے محض دردِ سر کی حقیقت رکھتا ہے لیکن پاکستان کے لئے وہ دردِ دل کی مانند ہے ۔ اس کی ساری پیداوار پاکستان میں کھپتی ہے ۔ پاکستان کے آب پاشی کے وسائل کشمیر سے شروع ہوتے ہیں ۔ جغرافیائی لحاظ سے بھی وہ اس کا ایک حصہ ہی معلوم ہوتا ہے ۔ اور ہندوستان کو اب اپنے مقبوضہ علاقے کی فوجوں کا بار اٹھانا ہی مشکل ہو گیا ہے ۔

فرانس کا اقتصادی مشن کراچی میں

کراچی ۳۰ جنوری ۔ آج یہاں فرانسیسی اقتصادی مشن کے لیڈر نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ فرانس پاکستانی پٹ سن اور کپاس میں گہری دلچسپی رکھتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ تجارت کے ذریعہ دونوں ملک باہم قریب ہو جائیں ۔

آپ نے کہا فرانس بیشتر اشیاء مہیا کر کے پاکستان کی ضرورتوں کو پورا کر سکتا ہے اس مشن کے تین رکن ہیں جو مختلف صنعتی مفادات کی نگرانی کریں گے ۔

ایکٹ آبادکاری اراضی مجریہ ۱۹۱۲ء میں ترامیم آئندہ کیلئے صوبہ کی نوآبادیوں اور اراضی کے مزارعین کے حقوق پر قانون شریعت کا اطلاق ہوگا

لاہور ۳۰ جنوری ۔ قرارداد مقاصد میں مندرجہ پالیسی کے مطابق ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے پنجاب میں قانونِ شریعت کی حدود اطلاق میں مزید توسیع کر دی ہے ۔ آئندہ کیلئے صوبہ کی نوآبادیات اور دیگر اراضیات کے مزارعین کے حقوق پر قانونِ شریعت کا اطلاق ہوگا ۔ کیونکہ اس مقصد کیلئے ایکٹ آبادکاری اراضیات سرکار مجریہ ۱۹۱۲ء ایکٹ مزارعین پنجاب مجریہ ۱۸۸۷ء اور پنجاب ایکٹ شفعہ ۱۹۱۳ء میں ترمیمات کی گئی ہیں ۔

موجودہ ترمیمی ایکٹ میں اس امر کی اجازت دی گئی ہے کہ مسلم مزارعین کی صورت میں وراثت کا وہی قاعدہ اور ضابطہ تسلیم ہوگا جو از روئے شریعت مقرر ہے مستورات کے معاملہ میں جو محدود مالکان کی حیثیت میں ایسے حقوق مزارعت رکھتی ہیں جو رسم و رواج کے مطابق دوبارہ شادی کرنے یا انتقال پانے کی صورت میں ان سے محروم ہو سکتی ہیں یہ احکام رکھے گئے ہیں کہ ان کے حقوق کے اختتام پذیر ہونے پر آخری نرینہ مالک کے ورثا کو وراثت منتقل ہو جاتی ہے جس کے توسط سے عورت کو متعلقہ حقوق حاصل ہوئے اور ان حقوق کے حصول کے وقت قانون شریعت کو نافذ العمل سمجھا جائے گا ۔ اگر مذکورہ نرینہ مالک کا وارث عورت کے حقوق مزارعت ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو متوفی وارث کے ورثا متوفی کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی وراثت حاصل کریں گے ۔

اگر کوئی محدود حق مزارعت رکھنے والی عورت دوبارہ شادی کر لے تو وہ حقوق کے اس متناسب حصے پر قابض رہے گی جو اسے آخری مزارع سے بطور وراثت حاصل ہو ۔ اور اگر دوبارہ شادی سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے حقوق کا حصہ شریعت کے مطابق اس کے ورثاء کو ملے گا ۔

دونوں ایکٹوں میں غیر مسلموں کے حقوق کی وراثت کے سوال کو نہیں چھیڑا گیا ۔ پنجاب ایکٹ شفعہ ۱۹۱۳ء کی رو سے اگر کسی مشترکہ زرعی اراضی یا دیہاتی جائیداد غیر منقولہ کے کسی حصے کی فروخت تمام حصے دار مشترکہ طور پر کریں تو اس فروخت کا حق شفعہ ان مشترکہ حصہ داروں کو وراثت کی ترتیب سے حاصل ہوگا جو کہ یک جدی ہو ۔ چونکہ شریعت میں یک جدی ہونے والوں میں کوئی تمیز نہیں رکھی گئی ۔ اس لئے یہاں بھی شریعت پر عمل کرنے کے لئے موجودہ ایکٹ کی ترمیم کی رو سے جو کہ یک جدی ہوں کے الفاظ کسی مسلمان فروخت کنندہ کی صورت میں محذوف سمجھے جائیں گے ۔

(سرکاری اطلاع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۱ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ربوہ میں تارگھر کھل گیا ہے

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

جیسا کہ کل الفضل میں یہ اطلاع مختصراً شائع ہو چکی ہے کہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۱ء سے سلسلہ کے قائم مقام مرکز ربوہ میں تارگھر کھل گیا ہے۔ اور تاروں کے بھجوانے اور وصول کرنے کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ اس سے انشاء اللہ سلسلہ کے کاموں میں ایک مزید سہولت پیدا ہو جائے گی۔ اور فوری کام تار کے ذریعہ سر انجام دیئے جا سکیں گے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے نہایت قلیل عرصہ میں ہمارے لئے ربوہ میں ڈاک اور ریل اور تار کی سہولت پیدا کر دی ہے۔ اور پختہ سڑک کی سہولت مزید برآں ہے۔

تار کھلنے پر پاکستان میں سب سے پہلی تار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان صاحب کے نام ان کے جدید تقرر پر مبارکباد کی دی گئی۔ اور ہندوستان میں سب سے پہلی تار خاکسار کی طرف سے قادیان کے امیر جماعت کے نام بھجوائی گئی۔ اور اس کے بعد دوسری تاروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ احباب جماعت کو ربوہ میں تار کی سہولت سے حسب ضرورت پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ انگریزی میں ربوہ کا ہجے

RABWAH

ہے اور ربوہ کے پتہ پر پاکستان اور ہندوستان اور تمام دیگر ممالک سے تاریں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ البتہ بیرونی ممالک سے آنے والی تاروں میں ربوہ سے آگے خطوط واحدانی میں (پاکستان) کا لفظ ضرور لکھنا چاہیئے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۷/۱/۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومیہ ۱۹۵۱ء شائع ہو گئی

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یومیہ (یعنی ڈائری ۱۹۵۱ء) جس کا اعلان اخبار الفضل میں "مشعل راہ" کے تحت ہوتا رہا ہے مجلد صورت میں تیار ہو کر دفتر ہذا میں پہنچ چکی ہے خریدار احباب مل کر مجموعی فہرست تیار کر کے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت بمعہ قیمت نظارت دعوت و تبلیغ کو بھجوا دیا مطلوبہ تعداد بذریعہ پارسل بھجوا دی جائے گی۔ قیمت فی جلد ۲/۴ روپے ہے۔ ڈاک کا خرچ الگ ہوگا۔

احباب اس بات کو یاد رکھیں کہ "یومیہ" کی ایک معین تعداد فروخت کے لئے الگ کی گئی ہے۔ اس صورت میں پہلے مطالبات کو بہر حال ترجیح دی جائے گی۔

یومیہ ۱۹۵۱ء کی خصوصیات

(۱) پیش لفظ (اسے شائع کرانے کی ضرورت)
(۲) ضروری ہدایات
(۳) ضروری ایڈریس ٹیلیفون نمبر۔ گاڑیوں کے اوقات وغیرہ نوٹ کرنے کے لئے خالی صفحات
(۴) شرح مبادلہ
(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مشہور واقعات
(۶) مشرقی و مغربی پاکستان کے صوبہ جات، دار الحکومت رقبہ آبادی۔
(۷) دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کی مجموعی آبادی
(۸) جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و دیگر ممالک کی فہرست
(۹) تاریخوار۔ طلوع و غروب آفتاب کے اوقات
(۱۰) بعض مفید اور سہل الحصول نسخہ جات
(۱۱) فہرست تعطیلات
(۱۲) نقشہ اوقات سحری و افطاری رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ
(۱۳) محکمہ ڈاک و تار کے متعلق ضروری و مفید معلومات
(۱۴) یومیہ حساب تنخواہ و کرایہ مکان وغیرہ کا گوشوارہ۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) نذیر احمد صاحب حیدر آبادی اس سال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ چند روز سے ملیریا بخار سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ میرے بڑے بھائی امسال ایف۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے نیز میری دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمود احمد سعید متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر۔ (۲) بندہ کافی عرصہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ مرزا سیف علی بیگ موضع رسول ضلع گجرات (۳) خاکسار کو بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب ان کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم مولوی نظام الدین معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب شاہدرہ لاہور

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے

ضروری اعلان

بعض احباب خطوط لکھتے وقت اپنا مکمل پتہ خط پر نوٹ نہیں کرتے۔ اس سے دفتر کو جواب دینے میں دقت ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خط لکھنے والے جواب نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں اور پتہ پھر بھی مکمل نہیں لکھا ہوتا۔ ایسے احباب خاص طور پر مد نظر ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا وقت سوائے جمعہ کے ۱۰ بجے صبح تا ۱۲½ بجے مقرر ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ ملاقات کی اجازت حاصل کرنے کے لئے وقت مقررہ سے قبل دفتر میں حاضر ہونا ضروری ہوتا ہے۔

بعض احباب پوچھتے یا لکھتے رہتے ہیں کہ میرا خط حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ یا ڈاک پیش کرنے کا کیا طریق ہے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام ڈاک بند کی بند حضور اقدس کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ حضور ساری ڈاک خود ملاحظہ فرماتے ہیں۔ دفتر اس پر اس وقت کارروائی کرتا ہے۔ جب حضور کی طرف سے واپس ملے۔ تو حسب ہدایت حضور جواب دیا جاتا ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

مبلغ ہالینڈ کے اعزاز میں دعوت طعام

لاہور ۲۹ جنوری۔ آج شام مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ انجینئرنگ کالج لاہور نے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مبلغ ہالینڈ کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ محترم حافظ صاحب نے طلباء کے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے اس موقعہ پر ہالینڈ کے مذہبی سیاسی اور اقتصادی حالات پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ ہالینڈ کے باشندوں میں اسلام کے خلاف نسلاً بعد نسل جو نفرت پیدا کی جا چکی ہے۔ اس کے باوجود ہماری مساعی سے آج وہاں کے متعدد باشندے صدق دل سے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ قرآن مجید کا ڈچ زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ اور اب ہالینڈ کی سرزمین میں پہلی مسجد تعمیر کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ احمدی طلباء کے علاوہ متعدد غیر احمدی طلباء نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ (نامہ نگار)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

جملہ مجالس کو اس سے قبل سرکلر لیٹر کے ذریعہ دستور اساسی خدام الاحمدیہ پر نظر ثانی کرنے والی سب کمیٹی کے ممبران کے متعلق مفصل اطلاع بھجوائی جا چکی ہے ابھی تک نمائندگان کے نام مرکز میں موصول نہیں ہوئے۔ ۳۰ جنوری ۱۹۵۱ء اس کے لئے آخری تاریخ مقرر تھی۔ جملہ مجالس اس بارہ میں فوری کارروائی کریں۔

اضلاع اور صوبہ جات کے صدر مقامات کی مجالس اپنے ضلع اور صوبہ کی دوسری مجالس سے مشورہ کر کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اس معاملہ میں زیادہ دیر مناسب نہیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایام التبلیغ و جلسہ ہائے بابت سال ۱۹۵۱ء / ۱۳۳۰ ہش

(۱) یوم مصلح موعود	۲۰ فروری ۱۹۵۱ء	مطابق ۲۰ تبلیغ	بروز منگل
(۲) یوم التبلیغ	۲۵ مارچ "	" ۲۵ امان	" اتوار
(۳) یوم تبلیغ	۱۶ ستمبر "	" ۲۶ تبوک	" اتوار
(۴) جلسہ سیرۃ النبیؐ	۲۵ نومبر "	" ۲۵ نبوت	" اتوار

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

صیغہ امانت تحریک جدید

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تحریک جدید کا اپنا الگ صیغہ امانت ہے۔ اور اس کے متعلق حال ہی میں خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی ہے کہ احباب اپنی امانت کا حساب اسی صیغہ میں کھلوا لیں۔ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانے سے انشاء اللہ دوستوں کا روپیہ ہر طرح محفوظ رہے گا۔ اور عند الطلب رقم فوراً ادا کر دی جائے گی۔ صرف پانچ روپے کی قلیل رقم سے حساب کھلوایا جا سکتا ہے۔ آج ہی اپنا حساب کھلوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تفصیلات کے لئے افسر صاحب امانت تحریک جدید کو لکھا جائے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ — الفضل — لاہور
۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء

مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کی سب نے تائید کی ہے

ہفت روزہ "الاعتصام" گجرانوالہ کے مدیر محترم جناب محمد حنیف صاحب ندوی احمدیت پر ایک فرسودہ اعتراض جس کی وضاحت "الفضل" میں ایک بار نہیں سینکڑوں بار کی جا چکی ہے اور جس اعتراض کے ہر پہلو کو لے کر دکھایا جا چکا ہے کہ یہ اعتراض کوئی اعتراض نہیں۔ آجکل احراریوں کی دیکھا دیکھی ازسرنو احمدیت پر کئے جا رہے ہیں یہ اعتراض شریفانہ زبان میں یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی تسلط کے ایام میں انگریزی حکومت سے تعاون علی البر کیوں کیا؟

الفضل میں اس عہد کے بڑے بڑے علماء بلکہ ان لوگوں کی تحریریں بھی پیش کی گئی ہیں جنہوں نے واقعی سیفی جہاد عملاً کیا۔ اور جہاد میں شہید بھی ہوئے اس ثبوت میں کہ جب باقی علماء اور بزرگان اسلام کی اکثریت کا بلکہ خود اہلحدیث علماء کا بھی اجماع اسی پر تھا کہ انگریزوں کی حکومت سے وفاداری عین اسلامی چیز ہے۔ تو اب معلوم نہیں کہ جناب ندوی صاحب کا کیا حق ہے کہ وہ احمدیت پر وہی اعتراض کریں۔ جو ان کے اپنے بزرگوں اور ان کے اپنے مسلمہ علماء پر بھی پڑتا ہے۔ اگر یہ کوئی بُرائی تھی تو کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ اور جب ان کو اپنا گھر اس برائی سے پاک و صاف نظر آئے۔ تو پھر دوسروں پر زبان طعن و تشنیع کھولیں۔

ہم نے الفضل میں حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور حضرت شاہ اسمٰعیل علیہ الرحمۃ شہیدان بالاکوٹ کے حوالے پیش کئے ہیں۔ پھر ان کے عزیز بزرگ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دوسرے اکابر اہلحدیث کے اقوال پیش کئے ہیں۔ جن میں ان تمام بزرگوں نے انگریزی راج کو نہ صرف ایسا راج سمجھا ہے کہ جس کے برخلاف تلوار اٹھانا جرم ہے بلکہ اس کے ساتھ عہد وفاداری باندھنا عین اسلامی اخلاق کا اظہار ہے۔ ہم نے ایسے حوالے بھی پیش کئے ہیں جن میں انگریزوں کو اولی الامر کہا گیا ہے۔ مگر ندوی صاحب ہیں کہ اپنے ان بزرگوں سے تو کچھ تعرض نہیں کرتے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔

یہاں شائد بلکہ یقیناً ندوی صاحب فرمائیں گے کہ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بات نبوت کے ساتھ جوڑ نہیں کھاتی۔ عرض ہے کہ نبوت آخر اسلام کے قیام و استحکام کے لئے ہے۔ مگر وہ بزرگانِ دین جو آپ کے نزدیک بھی مسلمہ ہیں۔ جن کے اسلام کو آپ مکمل اسلام سمجھتے ہیں۔ جب ان کی اکثریت نبی کے فیصلہ کی تائید کرتی ہو۔ تو یا تو آپ کو پہلے یہ کرنا چاہیئے۔ کہ اپنے ان علماء کی خبر لیں۔ اور صاف صاف ان کی رائے سے اختلاف کر کے ان کو ماخوذ کریں۔ اور ڈنکے کی چوٹ اعلان کریں کہ حضرت سید احمد بریلوی رح اور شاہ اسمٰعیل شہید علیہم الرحمۃ نے سخت غلطی کھائی تھی۔ ان کے ماننے والوں سے لکھوا لیں کہ واقعی انہوں نے غلطی کی تھی۔ جب آپ اس طرح گھر کی صفائی کر لیں۔ تو پھر ہمارے پاس آئیں اور ہمیں وہ تحریر دکھائیں۔ پھر احمدیت پر اعتراض کریں تو انشاء اللہ ہم ثابت کر دیں گے کہ سید احمد بریلوی رح اور شاہ اسمٰعیل شہید کا فیصلہ ہی صحیح فیصلہ تھا۔ ہم انشاء اللہ دکھائیں گے کہ جنہوں نے ان کا فیصلہ مان لیا تھا۔ انہوں نے کچھ نہ کچھ اسلام کے لئے بھی کام کیا۔ اور جنہوں نے نہ مانا انہوں نے نہ صرف اسلام کا کوئی کام ہی نہیں کیا بلکہ الٹا اس کو نقصان پہونچایا۔

یہ عجیب بات ہے کہ آپ کے سو فی صدی مسلم الثبوت مانے ہوئے علماء تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید کرتے جائیں۔ اور آپ ان پر اعتراض کریں۔ اگر آپ کی رائے درست ہے تو پہلے اپنے بزرگوں اور اپنے ہم مشربوں اپنے استادوں اپنے ممدوحین کے سامنے اپنی یہ رائے پیش کر کے اس کے حسن و قبح کا تعین فرمائیں۔ جب وہ آپ کی رائے کی تائید کریں تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ آپ ہم پر بھی خوشی سے اعتراض کریں۔ ورنہ یہ تو وہی بات ہے۔ ع

من چہ مے سرائم و طنبورہ من چہ می سرائد

آپ ہمیں اس لئے ماخوذ ٹھہرانا چاہتے ہیں کہ ہم نے ایک ایسے شخص کو نبی مان لیا ہے۔ جس نے انگریزوں کے ساتھ تعاون علی البر کیا۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ اگر یہ قصور قصور ہے تو مسلمانوں کا سواد اعظم کہاں ہے؟ وہ کون ہے جس نے انگریزوں کے عہد میں انگریزوں کے ساتھ تعاون نہیں کیا؟ دوسروں پر اعتراض کرتے ہوئے آدمی کو کچھ تو سوچنا چاہیئے۔

رہی نبوت کی بات، تو مولوی صاحب آپ ہمیں ایک ہی ایسے نبی اللہ کا نام بتائیں۔ جس نے اپنے وقت کی حکومت کے خلاف اس کی حکومت میں رہتے ہوئے بغاوت کی ہو۔ اور تعاون علی البر نہ کیا ہو۔ ایک ہی بتائیں جس نے آپ کی رائے کی تائید کی ہو۔ اور آپ کے طریق کار پر اپنے عمل سے صاد کیا ہو۔ یقیناً آپ ایک نام بھی نہیں بتا سکیں گے۔ یہ تو ہمیشہ صرف سیاست زدہ مخالفین انبیاء علیہم السلام کی ہی رائے رہی ہے۔ مخالفین انبیاء شروع ہی سے انبیاء علیہم السلام پر یہ اعتراض کرتے چلے آئے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں۔ انہوں نے انبیاء کے کام اور طریق کار کے متعلق اپنے محدود علم کے مطابق کچھ نظریئے گھڑ لئے ہوتے ہیں۔ جب فرستادگان خدا ان کے طریق کار کو ٹھکراتے ہیں۔ تو وہ مایوس ہو کر ان کے خلاف تمسخر و استہزا اور طعن و تعریض کا آغاز کر دیتے ہیں۔ یہودی فریسیوں نے اس وجہ سے خدا کے مقدس کو کانٹوں کا تاج پہنایا تھا۔ کیونکہ مولانا وہ بھی آپ کی طرح آنے والے مسیحا کا تصور فوجوں اور لشکروں اور ایٹم بموں والے لیڈر کا ہی تصور رکھتے تھے۔ ان کا بھی یہی خیال تھا۔ کہ آنے والا ان کو حکومت وقت کے خلاف صف آرا کرے گا۔ اور اس سے تعاون نہیں کرے گا۔ مگر جب اس نے تعاون کیا۔ اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو۔ تو وہ بھی چڑ گئے اور لگے طعن و تشنیع کر کے ٹھٹھے اڑانے اور اسکو پھانسی پر لٹکانے کا مطالبہ کرنے۔ بعینہٖ آپ کی طرح جس طرح آپ احمدیوں کو اقلیت قرار دلانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

چونکہ آپ کے علم و فضل میں لوگوں کے لئے اب کوئی کشش نہیں رہی۔ آپ چاہتے ہیں کہ "مرزائیوں" کو اقلیت قرار دلا دیا جائے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں اکثریت اور اقلیت کی اصطلاحیں موجود نہیں۔ مگر آپ نے انگریزوں کی جمہوری لادینی حکومت سے یہ اصطلاحیں عاریتاً لی ہیں۔ اسی طرح جس طرح فریسیوں نے رومی حکومت سے مسیح علیہ السلام کے لئے صلیب عاریتاً لی تھی۔

حکومت باطلہ کے اصول تو آپ اپنائیں اور طعنہ "مرزائیوں" کو دیں۔ کیا یہی انصاف ہے۔ اس طرح حکومت باطلہ کے اصول اپنا کر ان کے باطل طریقوں کو فروغ تو آپ دیں۔ اور اعتراض غریب "مرزائیوں" پر کرتے چلے جائیں کہ انہوں نے حکومت باطلہ کی تائید کی تھی۔

کیا آپ کے بزرگ اہلحدیث کے وکیل مولوی محمد حسین بٹالوی نے پادری مارٹن کے ساتھ سازش کر کے مسیح موعود علیہ السلام کو انگریزی عدالت سے سزا دلانے کی کوشش کی تھی۔ یا مسیح موعود علیہ السلام نے پادری مارٹن سے مل کر مولوی محمد حسین صاحب کے خلاف سازش کی تھی؟ باطل کے ساتھ کس نے تعاون کیا تھا۔ انگریز سے تعاون علی الشر کس نے کیا تھا؟ انگریز سے چار مربعے کس نے لئے تھے؟ مسیح موعود علیہ السلام نے یا مولوی محمد حسین بٹالوی نے؟

مولوی ندوی صاحب اب فرمائیے۔ عفونت کس نے پھیلائی تھی؟ سموم آب و ہوا کی تائید کون کرتا رہا ہے۔ جھوٹ اور کذب کی اشاعت میں کون پیش پیش رہا ہے۔ فرمائیے مولانا شیطنت کے استحکام میں کس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا؟ مولوی محمد حسین بٹالوی اہلحدیث نے یا مسیح موعود علیہ السلام نے۔ انگریز کے متعلق یہ کس نے کہا تھا کہ شکار خود چل کر تمہارے گھر میں آگیا ہے۔ اٹھو اور اس کا شکار کر لو۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے یا مسیح موعود علیہ السلام نے؟

مولوی صاحب انگریز یہاں سے چلا گیا ہے۔ اب یہاں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ انگریز کے وقت میں تو آپ نے کچھ کر کے نہ دکھایا۔ اس وقت تو آپ پر باطل حکومت سوار تھی۔ اب تو ایسی کوئی روک آپ کی راہ میں نہیں ہے۔ اب ہی کچھ کر کے دکھایئے۔ مگر جب تک حکومت "مرزائیوں" کو اقلیت قرار نہ دے۔ اور احمدیت قبول کرنے والوں کو مرتد قرار دے کر پھانسی پر لٹکانے کا قانون پاس نہ کر دے۔ اس وقت تک آپ اسلام کے لئے کر بھی کیا سکتے ہیں۔ یہی تو سب سے بڑی روک آپ کے راستہ میں ہے۔ ورنہ آپ کیا کچھ نہ کرتے۔ افسوس! افسوس!!

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

مورخہ ۴ فروری بروز اتوار بارہ بجے دوپہر ایک بہت ضروری جلسہ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ لاہور مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام ممبرات اور عہدے داروں سے پُرزور اپیل ہے۔ کہ وہ اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ ہر حلقہ کی صدر سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی ممبرات کو لے کر جلسہ میں شرکت فرمائیں نیز عہدے داروں کی مجلس عاملہ کی بھی تشکیل کی جائے گی۔

(امۃ اللہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

درخواست ہائے دعا

(۱) اس سال جامعہ احمدیہ کی طرف سے ۱۲ طالب علم پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے مختلف احباب بھی گیارہ بارہ کی تعداد میں امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

(۲) میرا لڑکا طاہر احمد عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہے پچھلے دو دنوں سے اس کی حالت نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اور کمزوری حد درجہ بڑھ گئی ہے۔ تمام احباب جماعت میرے بچہ کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محمد سلیم عارف زعیم حلقہ دہلی گیٹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیات بعد الموت کا اسلامی نظریہ

اور

علوم جدید

از مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب [illegible] جہلم

(۲)

بعثت کا ثبوت صفتِ خلق اور علیم سے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

(ترجمہ) "اور وہ ہمارے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا ہے۔ کہتا ہے کہ کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی۔ تو کہہ دے کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے اس کو پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے کیونکہ وہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے سبز درخت میں آگ کی خاصیت رکھی ہے اور پھر تم اس سے روشنی اور حرارت بھی حاصل کرتے ہو۔ تو کیا (وہ خدا) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ اس کی مثل پیدا کرے۔ ہاں ہاں (وہ ضرور ایسا کر سکتا ہے) اس لئے کہ وہ بہت پیدا کرنے والا بہت (کامل اور وسیع) علم والا ہے"۔ (یٰسین ۷۸-۸۱)

ان آیات میں بہت وضاحت کے ساتھ کفار کے اس اعتراض کے جواب میں کہ گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی دو صفات خالق اور علیم کو پیش کیا ہے۔ یعنی پہلی خلق اور علم تام سے بعث کا ثبوت ہے اور بتایا ہے کہ جو خدا ایک دفعہ پیدا کر سکتا ہے اور مکمل علم مخلوق کا رکھتا ہے کیا اس کی طاقت اور قدرت میں یہ بات نہیں کہ وہ دوبارہ بھی پیدا کر دے۔ ان آیات میں خلق اور علم کے ذکر کے ساتھ ضمناً سبز درخت سے آگ پیدا کرنے کا ذکر بھی کیا گیا ہے جس میں ایک لطیف اشارہ بعث کے متعلق پایا جاتا ہے۔ علم نباتات کے ماہرین ہم کو بتاتے ہیں کہ پتہ ایک سبز شئے کلوروفل کی مدد سے سورج کی روشنی اور حرارت کو جذب کر کے درخت کی نشو و نما کرتا ہے . . . . اور اس کو زندہ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اندھیرے میں پودے بڑھ نہیں سکتے اور وہ زرد ہو جاتے ہیں۔ اس عمل کو باٹنی میں فوٹو سنتھیسز یعنی روشنی سے ربوبیت کرنا کہتے ہیں۔ سبز پتے کے اس عمل کی وجہ سے بعض ماہرین پتے کو "بوتل میں بند روشنی" کہتے ہیں۔

زندہ یعنی سبز پتے میں بظاہر یہ نظر نہیں آتا کہ اس میں کوئی صفت حرارت اور روشنی پیدا کرنے کی ہے۔ مگر جب درخت سوکھ جاتا (یعنی مر جاتا ہے) اور اس کے پتے اور ٹہنیاں زرد ہو کر لکڑی بن جاتی ہیں اور ان کو جلایا جاتا ہے تو اس وقت اس میں سے بند شدہ حرارت اور روشنی باہر نکلتی ہے اور وہ اپنے اصل منبع (سورج) کی طرف یعنی فضا میں لوٹ جاتی ہے جو حصہ زمین سے جڑوں کے ذریعے آیا تھا وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے اور زمین میں رہ جاتا ہے۔ اس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ انسانی جسم کے بھی دو حصے ہیں ایک تو زمین سے آتا ہے یعنی خوراک پانی اور ہوا کے ذریعے بڑھتا ہے اور ایک آسمان کے تصرف یعنی اذنِ الٰہی سے پیدا ہونے والی شئے یعنی روح ہے۔ جب انسان مر جاتا ہے اور اس کو دفن کر دیا جاتا یا جلایا جاتا ہے تو اس کے بھی دو حصے ہو جاتے ہیں۔ مادی حصہ جو زمین سے بنا تھا وہ خاک یا راکھ ہو جاتا ہے اور جو روحانی حصہ ہوتا ہے (یعنی روح جو نور اللہ ہے اوپر چلی جاتی ہے اور ایک لطیف روحانی جسم جو بعد میں شامل ہو گا) وہ اپنے خالق اور مالک کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

قرآن کریم نے بعث کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات کو پیش کیا ہے۔ اول صفت خالق۔ دوسرے اس دنیا میں اس خلق کے مشابہ کوئی اور خلق کرنا یعنے نشاۃِ روحانیہ۔ تیسرے علم تام۔ اب ہم ان صفات کو الگ الگ لیتے ہیں۔

(۱) خلق اوّل :۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے خواہ اس نے سابق میں کیا ہو یا اب کیا ہو تو لازماً ماننا پڑے گا کہ جو ہستی ایک دفعہ خلق کر سکتی ہے وہ دوسری دفعہ بھی کر سکتی ہے بشرطیکہ اس نے یہ کہا بھی ہو کہ میں دوبارہ خلق کروں گا۔ اور خلق چونکہ بعثت سے مشابہ چیز ہے اس لئے ماننا پڑے گا کہ بعث بھی ضرور ہو گا

(۲) نشاۃِ روحانیہ : دوسری صفت اللہ تعالیٰ کی بعث (یا قیامت) سے مشابہ ہے وہ اس دنیا میں انبیاء کے ذریعے روحانی مردوں کا احیاء ہے۔ یہ روحانی احیا بھی پہلی خلق کے مشابہ ہے اور ویسا ہی تعجب انگیز ہے جیسا پہلا خلق۔ پس جو خدا اس دنیا میں روحانی مردوں کو نئی زندگی دے سکے گا اس کے متعلق یہ ماننا پڑے گا کہ وہ اگلے جہان میں بھی دوبارہ خلق کر سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اور اس زمانہ میں آپ کے بروز اور غلام حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ روحانی مردے سخت مخالفت اور ناممکن حالات میں زندہ ہوتے رہے۔ اور ہمارے سامنے ہوتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ وہی خدا اگلے جہان میں بھی دوبارہ زندگی دے سکتا ہے۔

(۳) تیسری چیز علم تام ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو علم تام حاصل ہے تب بھی بعثت کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ یہ مسلّمہ امر ہے کہ جو ہستی کسی چیز کے متعلق کامل علم رکھتی ہو وہ اسے ہر وقت بنا بھی سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں آریوں کو مخاطب کر کے تحریر فرمایا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو علیم مانتے ہو مگر صفتِ خلق کے منکر ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک ہستی کو علم تام حاصل ہو اور وہ خلق پر قادر نہ ہو سکے۔ انسان کو دنیا کی پیدائش کا کامل تو کیا ادھورا علم بھی نہیں ہے۔ اسی واسطے وہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس طرح بنایا۔ اگر انسان کو بھی پورا علم ہو جائے تو بلاشبہ وہ بھی دنیا بنا لے جس طرح بڑھئی۔ موچی۔ لوہار وغیرہ لکڑی چمڑے اور لوہے کی اشیا بنا لیتے ہیں کیونکہ ان کو اپنے ہتھیاروں کے استعمال کا علم ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر دوسرے لوگ بھی یہ علم حاصل کر لیں تو بلاشبہ اس کو بنا لیں گے۔ اور اگر نہ بنا سکیں تو ماننا پڑے گا کہ ابھی ان کا علم ناقص ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جوں جوں سائنس ترقی کر رہی ہے اور اشیاء کی جزئیات اور ان کی باریکیوں سے آگاہی حاصل ہو رہی ہے مصنوعی اشیاء بن رہی ہیں۔ مثلاً اب مصنوعی ریشم مصنوعی ربڑ۔ مصنوعی خوشبوئیات۔ مصنوعی پٹرول اور دواؤں اور دوایات مصنوعی بن رہی ہیں۔ غرضیکہ جس جس شئے کے متعلق سائنسدانوں کو علم تام حاصل ہوتا جاتا ہے وہ ان کو مصنوعی بنانے لگ جاتے ہیں۔

پس اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے متعلق علم تام حاصل ہے۔ وہ مادے کی جزئیات تک سے واقف اور ذرات کی باریکیوں سے آگاہ ہے تو اس کے بعد یہ کہنا کہ وہ دوبارہ لوگوں کو زندہ نہیں کر سکتا ایک طفلانہ خیال ہے۔ یہ تین چیزیں ہیں جو بعث کے ثبوت کے لئے ضروری ہیں اور ان کا ذکر قرآن کریم بار بار کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا پہلی بار مخلوق کو پیدا کرنا۔ دوسرے اس دنیا میں روحانی مردوں کا زندہ کرنا جو انبیاء کے ذریعے آدم کے وقت سے آج تک ہو رہا ہے۔ اور تیسرے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کا علم تام حاصل ہونا۔ اگر یہ تینوں باتیں کسی ہستی میں پائی جائیں یا اس کے متعلق ثابت ہو جائیں تو وہ جسمانی مردوں کو بھی اگلے جہان میں زندہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ جو ایک دفعہ پیدا کرے وہ دوبارہ بھی کر سکتا ہے۔ اور جو اُخروی احیا کے مشابہ اس دنیا میں ایک روحانی احیا بھی کیا کرتا ہے وہ اگلے جہان میں بھی نئی خلق کر سکتا ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کو علم تام بھی حاصل ہے اور وہ مخلوق کے تمام اسرار کو جانتا ہے۔ جس ہستی کے اندر یہ تینوں صفات ہوں اس کے لئے مخلوق کو پیدا کرنا کونسا مشکل کام ہے۔

اللہ تعالیٰ پہلی خلق سے تھکا نہیں

بعض معترضین کہا کرتے ہیں کہ مانا کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے روحانی احیاء کرتا ہے۔ اس کو علم تام بھی ہے۔ وہ مالک اور متصرف بھی ہے مگر ہو سکتا ہے کہ پہلی خلق کے بعد وہ اتنا تھک گیا ہو کہ وہ دوبارہ خلق پر قادر نہ ہو سکے۔ اسی اعتراض کو بعض دہریہ دوسرے رنگ میں بیان کیا کرتے ہیں کہ مانا خدا تعالیٰ خالق ہے مگر اب وہ بے دخل ہو کر الگ بیٹھا ہے اور قانونِ قدرت خود بخود ایک مشین کی طرح چل رہا ہے۔ اور وہ اب اس میں اگر چاہے بھی تو کوئی تبدیلی۔ اضافہ یا کمی نہیں کر سکتا۔ اس کا جواب بھی قرآن کریم نے متعدد آیات میں دیا ہے۔ جن میں سے چار پیش کی جاتی ہیں۔

تکان کا رد قرآن کریم سے

قرآن کریم سورہ احقاف آیت ۳۳ میں فرماتا ہے

(۱) "کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ بے شک جس اللہ (تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ اس کے پیدا کرنے کے بعد تھکا نہیں۔ وہ ضرور قادر ہے اس بات پر کہ مردوں کو زندہ کرے۔ ہاں بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

(۲) "تو کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ایک بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ نئی پیدائش کے متعلق شک میں پڑ گئے ہیں"۔ (ق ۱۵)

(۳) "البتہ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور اس کو جو ان کے درمیان ہے چھ وقتوں میں پیدا کیا ہے اور ہم کو تکان نے نہیں چھوا"۔ (ق ۳۸)

(۴) اور آسمان کو ہم نے بنایا ہے اور یقیناً ہم اس کو وسعت دینے والے ہیں"۔ (الذاریات)

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ تم ایسا مت خیال کرو کہ ہم پہلی خلق کی وجہ سے تھک کر سستانے کے لئے بیٹھ گئے ہیں (جس طرح انسان آرام کرتا ہے یا بائبل والے خداوند کے متعلق کہتے ہیں کہ خدا نے چھ دن کام کیا اور ساتویں دن سبت یعنی اتوار کو آرام کیا) اور ہم دوبارہ خلق نہ کر سکیں گے

آیت نمبر ۴ میں اس کا ثبوت بھی دیا ہے۔ فرمایا ہم اب بھی آسمان کو پھیلا رہے اور وسعت دے رہے ہیں چنانچہ نئی تحقیقات (علم ہیئت) نے ثابت کر دیا ہے کہ اب بھی نئے ستارے بن رہے ہیں۔ بلیٰ وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

(نوٹ :۔ تکان ہمیشہ جسم کو ہوا کرتی ہے روح تھکا نہیں کرتی۔ پھر تکان اس کو ہوتی ہے جو ہاتھ سے کام کرتا ہے۔ جو ہستی کُن کہہ کر کام کراتی ہو وہ کس طرح تھک سکتی ہے۔) (باقی)

ولادت

عزیزم شیخ محمد اقبال صاحب آف کوئٹہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ بچہ اور زچہ کی صحت و سلامتی کیلئے اور لمبی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولود شیخ کریم بخش صاحب ... کا پوتا ہے۔ خاکسار شیخ محمد الدین ...

103

"آزاد" کے ملتان کانفرنس نمبر پر تبصرہ

پاکستان میں "احرار" کی کہانی

ایڈیٹر صاحب "آزاد" کی اپنی زبانی

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

مدیر آزاد جناب تاج الدین صاحب انصاری نے ملتان کانفرنس میں طویل تقریر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امور بیان کئے ہیں جنہیں انہیں کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تمام اقتباسات اخبار آزاد ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء سے ماخوذ ہیں:-

پاکستان میں داخلہ کے وقت احرار کا استقبال کس طرح ہوا؟

"ذرا تصور تو کیجئے کہ کن امنگوں اور ولولوں سے ہم نے واہگہ کے اس پار قدم رکھا ہوگا۔ مگر جونہی ہم نے آزادی کے دروازہ میں قدم رکھا چاروں طرف سے انہوں نے بیگانہ وار چلانا شروع کیا "غدار" "غدار" "غدار"۔ جب اس طرح ہمارا استقبال ہوا تو ہم ٹھٹھک کر رہ گئے"

احرار کس نیت سے پاکستان میں آئے تھے؟

"پاکستان بن جانے کے بعد ہم نے حزب مخالف کی حیثیت سے ملک و ملت کی خدمت کرنا چاہی۔ مگر احکام اعلےٰ اور رہنمایان قوم بیک زبان بول اٹھے کہ نہیں۔ نہیں ملک میں اب حزب مخالف برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اسلئے ہمیں ان کے رستے سے ہٹ جانا چاہیئے"

احرار نے بحالت مجبوری ہتھیار ڈالدیئے

"آپ کو معلوم ہے کہ میدان سیاست میں ہم حزب مخالف کی حیثیت سے رہنا چاہتے تھے تاکہ ملکی حالات کو صحیح لائنوں پر چلانے کے لئے رہنماؤں کو بروقت ٹوکتے رہیں انہیں گمراہی اور غلط روی سے روکیں۔ مگر بڑے لوگوں نے فرمایا۔ ہم ایسا نہیں چاہتے۔ حالات اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ہم نے بات سمجھانے کی کوشش کی۔ دلائل سے بات کی پتھر کھائے اور اچھی خاصی پٹائی کے باوجود خندہ پیشانی سے آپ کو سمجھاتے رہے۔ ہماری بات نہ مانی گئی۔ ہم نے کسی وقت بھی غلط مشورہ یا غلط بات نہیں کہی۔ مگر جب یہ سمجھا کہ آپ نے ہمیں سمجھا ہی نہیں تو ہم نے بحالت مجبوری ہتھیار ڈالدیئے"

پاکستان کا بننا احرار کو ابھی تک خار کی طرح کھٹکتا ہے

"ہوس اقتدار نے جب مسلم لیگ کے کیمپ میں انتشار پیدا کیا تو ہم نے اپنے اخبار آزاد میں مسلسل اپیلیں کیں۔ اور بمنت ان حضرات سے استدعا کی کہ اے کشتی کے ناخداؤ! پہلے آپ سب نے مل کر ملک کے دو ٹکڑے کرا لئے اب جدا جدا ٹولیوں میں بٹ کر پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دینا"

ابھی تک احراری "حزب مخالف" بننے کے متمنی ہیں

"آپ حضرات اب حزب مخالف کا نام لیتے ہیں۔ آپ کو اسکی ضرورت اب محسوس ہوتی ہے ہم آندھیوں سے لڑے طوفانوں سے ٹکرائے اور ہم نے ہواؤں کے رخ پھیر دیئے۔ یہ تو بتایئے حزب مخالف ہم سے بہتر اور کون ہو سکتی تھی"

احراری مسلم لیگ اور حکومت کی مخالفت کا اعلان کیوں نہیں کرتے

"آج جس مقام پر ہم کھڑے ہیں۔ مرزا محمود کی انتہائی کوشش یہ ہے کہ اگر اسکے بس میں ہوتا اس کی دعاؤں میں کچھ اثر ہوتا تو وہ ضرور یہ کر گذرتا کہ احرار حکومت پاکستان سے الجھ جائیں اور اگر میں آج یہ اعلان کر دوں کہ ہم مسلم لیگ اور حکومت دونوں کے مخالف ہیں۔ تو مرزا محمود کے وارے نیارے ہیں"

تمام اسلامی فرقوں کے نکما اور مغلوب ہونے کا اعلان

"عزیزان من! یاد رکھئے اگر آج یہ احرار، یہ فقیروں کی ٹولی، خدانخواستہ شکست کھا گئی تو آپ مرزائیت کا مقابلہ نہ کر سکو گے"

اصل مقصد (جلب زر) کے لئے مسلمانوں سے اپیل

"ہم کل تک تو یہ کہا کرتے تھے کہ اگر چین کے مسلمانوں کے پاؤں میں کانٹا چبھ جاتا ہے تو عرب کا مسلمان تڑپ اٹھتا ہے۔ اور آج حالت یہ ہے کہ ہمارے اوپر جوں تک نہیں رینگتی"

(آزاد ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان اقتباسات پر مختصر تبصرہ

ان آٹھ اقتباسات سے امور ذیل بالبداہت ثابت ہیں:-

اوّل - احرار کے پاکستان آنے کی غرض وغایت مسلم لیگ کی مخالفت اور حکومت پاکستان کا حزب مخالف بننا ہے۔ جمہوری ممالک میں اصولوں کے اختلاف کی بناء پر حزب مخالف بنا کرتے ہیں لیکن احرار بلا سوچے سمجھے مسلم لیگ کی ہر حالت میں مخالفت کرنا اپنا نصب العین قرار دے چکے ہیں

دوم - احرار کو اس بُرے ارادہ سے روکنے والی دو باتیں تھیں (۱) عوام کا انہیں "غدار غدار" کہہ کر استقبال کرنا یعنی پبلک حافظہ میں ان کی غداریوں کی یاد کا تازہ ہونا (۲) حکام اعلےٰ کا انہیں اس شرارت آمیزی سے منع کرنا۔ ان دونوں باتوں کے باعث احرار نے عارضی طور پر بحالت مجبوری ہتھیار ڈال دیئے مگر مخالفت برائے مخالفت کا یہ جذبہ ابھی تک ان کے دلوں میں انگڑائیاں لے رہا ہے۔ اور حزب مخالف بننے کا شوق ان کے لفظوں سے پھوٹ پھوٹ کر ٹپک رہا ہے

سوم - احراری لیڈر کہتے تھے کہ کسی ماں نے ایسا بیٹا نہیں جنا۔ جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسلم لیگ اور قائداعظم مرحوم کی مساعی کے نتیجہ میں پاکستان بن گیا۔ تو پاکستان میں آ کر "پرانے ناصحانہ انداز" میں دل کی بات کہہ رہے ہیں کہ "آپ سب نے مل کر ملک کے دو ٹکڑے کرا لئے"۔ گویا پاکستان کا بننا اب بھی احرار کو گوارا نہیں اور وہ مسلمانوں کے اس اتحاد کو توڑنے کے لئے اس ملک میں آئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں پاکستان بنا ہے۔ ذرا ایڈیٹر صاحب آزاد کے حسرت آمیز الفاظ کی ساخت پر غور فرمایا جائے "آپ سب نے ملکر ملک کے دو ٹکڑے کرا لئے"۔

چہارم - احراری ایک وقت تک اپنی علیحدہ ٹولی بنا کر دوسرے مسلمانوں کو "جدا جدا ٹولیوں" میں تقسیم ہونے سے ناصحانہ انداز میں روکتے رہے۔ لیکن اب جب ملک میں سیاسی حزب مخالف بنتا نظر آ رہا ہے تو احرار سیاست سے علیحدگی کے اقرار کے باوجود اپنے آپ کو بازار سیاست میں پیش کرتے ہوئے منادی کر رہے ہیں کہ ہم سے بہتر حزب مخالف کوئی نہیں بن سکتا۔ دیکھئے اس "بہترین حزب مخالف" کے لئے کون بڑھ چڑھ کر قیمت ادا کرتا ہے۔

پنجم - انتخابات کے قریب آ جانے پر احرار میں جو اندرونی خلفشار ہے اسے روکنے کے لئے نیز عوام پر اپنی قیمت کے اظہار کے لئے کس شان سے فرماتے ہیں کہ اگر ہم مسلم لیگ اور حکومت پاکستان کی مخالفت کا اعلان کر دیں۔ تو اس سے امام جماعت احمدیہ کے لئے خوشی کا موقعہ پیدا ہو جائیگا۔ گویا بالفاظ دیگر احراری لوگ محض جماعت احمدیہ کے خیال سے حکومت سے ٹکراؤ سے بچ رہے ہیں۔ ورنہ کہاں کی وفاداری پاکستان اور کہاں کی لیگ کی ممبری۔

ششم - اقتباس ۷ میں مدیر آزاد نے تمام باقی علماء اور رہنمایان قوم کو ناکارہ اور شکست خوردہ قرار دے کر پیغمبرانہ انداز میں اپنی فضیلت کا اظہار کیا ہے۔ ضمناً انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ احرار کے سوائے باقی سب فرقے اور سب جماعتیں احمدیت کے مقابلہ سے عاجز آ چکی ہیں۔ اب احرار کا محاذ آخری محاذ ہے اور یہ "فقیروں کی ٹولی" اگر شکست کھا گئی تو روئے زمین کے مسلمان احمدیت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس "من ہمچو من دیگرے نیست" کے دعوے کے ساتھ یہ بھی درخواست ہے کہ تمام مسلمانوں کو فقیروں کی اس ٹولی کی مال و دولت سے مدد کرنی چاہیئے۔ اقتباس ۸ میں اس اشارہ کی تصریح کر دی گئی ہے۔

ان بیانات سے ظاہر ہے کہ احرار درحقیقت پاکستان کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اور وہ کسی مناسب موقعہ کی انتظار میں ہیں۔ مسلم لیگ سے ان کا عارضی اور نمائشی الحاق بھی اسی مناسب موقعہ کی تلاش کے لئے ہے اور جماعت احمدیہ کے خلاف ہنگامہ آرائی بھی پاکستان کے خلاف تخریبی کارروائیوں کے پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ اے کاش کہ ملک کے بہی خواہ ان خطرات کا صحیح طور پر جائزہ لے سکیں!!

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

(از عباد اللہ صاحب گیانی)

دنیا میں جس قدر بھی لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اپنا اپنا وقت گذار کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملتے ہیں۔ مگر ہر مرنے والا انسان اپنے پیچھے اپنی کچھ نہ کچھ یادگار ضرور چھوڑ جاتا ہے محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل جنہوں نے ۱۶ دسمبر ۱۹۵۰ء کی شام کو وفات پائی۔ میری بڑی ہمشیرہ مرحومہ کے لڑکے تھے۔ ہمارے تمام خاندان میں مجھے اُن سے اور انہیں مجھ سے بہت محبت تھی۔ اور اکثر لوگ ہمیں بھائی بھائی خیال کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آپ ہمارے خاندان کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ اور مجھے ان کے ذریعہ ہی احمدیت قبول کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ میں انہیں ہمیشہ اپنے خاندان میں احمدیت کا آدم کہا کرتا تھا۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے اور بیگانے شاہد ہیں۔ کہ احمدیت کی محبت اور عقیدت ان کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی۔ اور تبلیغ ان کی روح کی غذا تھی احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ ان کا ایک خاص شغل تھا آپ کے والد بزرگوار غلام محمد صاحب امرتسر کے ایک اچھے متمول اور کاروباری آدمی تھے۔ آپ ابھی بچپن کے منازل ہی طے کر رہے تھے کہ ان کا ٹی۔ بی کی بیماری سے انتقال ہو گیا۔ آپ کے والد صاحب نے اپنی زندگی میں کافی جائداد پیدا کی تھی۔ جو آپ کی والدہ صاحبہ کی بیوگی اور آپ کی یتیمی کے زمانہ کا بہت بڑا سہارا بنی۔ آپ نے جوان ہونے پر امرتسر کی ایک مل میں ملازمت اختیار کی۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد پنجاب یونیورسٹی سے مکینیکل انجینئر کا امتحان پاس کیا۔

۱۹۲۸ء یا ۱۹۲۹ء میں آپ کی زندگی نے پلٹا کھایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ احمدی ہونے کے بعد آپ نے تبلیغ کے ذریعہ امرتسر شہر میں ایک ہلچل مچا دی۔ ان دنوں آپ دوکانداروں کو خشک چائے سپلائی کیا کرتے تھے۔ اس طرح روزانہ آپ کو امرتسر کے کسی نہ کسی حصہ کا ضرور چکر کاٹنا پڑتا تھا۔ آپ جس طرف بھی جاتے لوگ انگشت نمائی کرتے۔ اور بعض مخالف گالی گلوچ دینے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ مگر آپ ہر ایک کو خندہ پیشانی سے جواب دیتے۔ اور نہائیت محبت سے سمجھانے کی کوشش کرتے آپ کی اس نرمی کا اثر اس قدر ہوتا۔ کہ بڑے سے بڑے اشد مخالف اور گندہ دہن کو بھی اپنے رویہ میں تبدیلی کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ۱۹۳۰ء میں آپ کی تبلیغ نے مجھے بھی احمدی بنا دیا۔ میں بھی آپ کا ایک ساتھی بن گیا۔ ان دنوں ہمارا امرتسر میں گودھکی پریس کا کاروبار تھا۔ ہر اتوار کو پریس بند ہوتا تھا۔ اور یہ دن میرا آپ کے ساتھ ہی امرتسر شہر کا چکر کاٹنے میں گذرتا اور جگہ جگہ ہم احمدیت کی تبلیغ کرتے۔ بعض مقامات پر تو ہماری دو دو تین تین گھنٹے تک بحث جاری رہتی۔ اور کافی لوگ جمع ہو جاتے مجھے خوب یاد ہے کہ ان دنوں امرتسر میں تبلیغی لحاظ سے ایک شور برپا تھا۔ اور ہمارے اس طرح گھومنے سے امرتسر کے ہر محلہ اور ہر چوک میں احمدیت کا تذکرہ جاری رہتا تھا۔ بعض مقامات پر تو لوگ ہمیں خود ہی روک لیتے تھے۔ اور احمدیت سے متعلق مختلف سوالات کرتے تھے۔

۱۹۳۲-۳۳ء میں آپ کو بخار کی شکایت ہوئی دو چار دن کے بعد یک دم پھیپھڑوں سے کافی مقدار میں خون آ گیا۔ مکرمی ڈاکٹر فخر الدین صاحب احمدی نے آپ کا نہائیت جانفشانی سے علاج کیا۔ ڈاکٹر صاحب مکرم کافی عرصہ تک روزانہ بغیر کسی فیس کے مرحوم کو دیکھنے کے لئے آتے اور علاج کرتے۔ تقریباً چھ ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت عطا کی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے بعض دوستوں اور رشتہ داروں کی تحریک پر شادی بھی کی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد بھی عطا کی۔ اس وقت مرحوم نے اپنے بعد اپنی یادگار کے طور پر چار بچے۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ سب سے بڑے بچہ کی عمر ۱۴ سال ہے جو امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ اور سب سے چھوٹی بچی اس وقت ۴ سال کی عمر میں ہے۔

مرحوم شادی کے کچھ عرصہ بعد قادیان آ گئے۔ اور وہاں آپ نے میک ورکس میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ میک ورکس کے ابتدائی کارکنوں میں سے تھے۔ پھر اس کے بعد آپ ریلوے ورکشاپ لاہور میں ملازم ہو گئے۔ مگر آپ کی صحت ٹھیک نہیں رہتی تھی۔ سال چھ ماہ کے بعد آپ کو خون آ جاتا تھا۔ اور بخار بھی آ جاتا تھا۔ اس دوران میں آپ مختلف علاج بھی کرتے رہے۔ ریلوے ورکشاپ میں بھی آپ نے تبلیغ کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔ جس کی وجہ سے آپ تمام ورکشاپ کے دس ہزار مزدوروں میں شہرت حاصل کر چکے تھے۔ آپ نے ورکشاپ کے تمام احمدیوں میں نماز جمعہ کا انتظام کیا۔ اور خطیب کے فرائض خود سر انجام دیتے رہے۔ ورکشاپ کے کسی بھی احمدی پر کسی قسم کا کوئی اعتراض ہوتا۔ تو وہ اس کے حل کے لئے آپ کی طرف رجوع کرتا۔ اور آپ سلسلہ کے لٹریچر سے اس کا حل تلاش کر دیتے۔

اکتوبر ۱۹۴۷ء میں مجھے سلسلہ نے ایک مخصوص کام پر مری بھجوا دیا۔ وہاں مکرمی خان صاحب شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو افسر تھے۔ ان کے ذریعہ آپ کو ساملی سینی ٹوریم میں داخل کروا دیا گیا ایک سال تک آپ وہاں زیر علاج رہے۔ سینی ٹوریم میں بھی آپ نے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور دوسرے مریضوں کو احمدیت سے آشنا کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ اخبار الفضل میں بھی وہاں سے آپ نے بعض تربیتی اور تبلیغی مضامین شائع کروائے۔ اس کے علاوہ آپ نے وہاں کے کئی مریضوں کو قرآن کریم کی تعلیم بھی دی آپ کے اس دینی جوش کو دیکھ کر تمام دوسرے مریض آپ کا ادب اور احترام کرتے تھے۔ اور اکثر مریضوں کو احمدیت سے متعلق حسن ظن پیدا ہو گیا تھا۔ سینی ٹوریم میں مریضوں کی تفریح کے لئے مختلف مجالس بھی قائم کی جاتی تھیں۔ اور مشاعرے وغیرہ بھی ہوتے تھے۔ جن میں اعلیٰ مضامین اور نظمیں پڑھنے والوں کو انعام بھی دیئے جاتے تھے۔ آپ ان مجالس میں شامل ہوتے اور اپنے مضامین اور نظمیں سنا کر انعام حاصل کرتے۔

الغرض محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل کی زندگی سراپا تبلیغ تھی۔ آپ جہاں بھی جاتے اور جس حالت میں بھی ہوتے تبلیغ نہ چھوڑتے۔ آپ احمدیت کے عاشق تھے۔ آپ کی زندگی کے آخری دو سال بہت تکلیف میں گذرے۔ کیونکہ یہ تمام عرصہ آپ صاحب فراش رہے۔ اس مصیبت میں آپ کی اہلیہ محترمہ نے آپ کا بہت بڑا ساتھ دیا اور ایک بہادر عورت کی طرح نہائیت ہمت اور استقلال کے ساتھ وقت گذارا۔ مرحوم بھی بیماری کی وجہ سے کوئی کام کرنے کے اہل نہ تھے۔ گھر کا تمام بوجھ ان کی اہلیہ کے سر پر تھا۔ جس نے گھریلو دستکاری کے ذریعہ نہ صرف اپنے اور اپنے بچوں کی قوت لایموت کا انتظام کیا۔ بلکہ مرحوم کی بھی بہت خدمت کی آخر ۱۶ دسمبر کو آپ کی حالت بہت نازک ہو گئی۔ لیکن اس نازک وقت میں بھی احمدیت کے اس خادم نے دنیا کی کسی خواہش کا اظہار نہ کیا۔ اور خوشی خوشی اپنی جان اپنے حقیقی مولا کے سپرد کر دی۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کا یہ پرجوش آنریری مبلغ ۱۶ دسمبر ہفتہ کی شام کو اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نعش ربوہ پہنچائی گئی۔ جہاں آپ موصیوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے

احباب سے گذارش

احباب جماعت سے گذارش ہے۔ کہ وہ نہائیت درد دل سے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم احمدیت کا ایک دیوانہ تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کے دل میں والہانہ عقیدت تھی۔ اس کے ساتھ ہی تمام بزرگ مرحوم کی اولاد کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام بچوں کو حقیقی رنگ میں اپنے باپ کا وارث بنائے۔ اور وہ سب کے سب دین کے بہادر سپاہی ثابت ہوں۔ آمین۔ ثم آمین

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

بعض افراد اور سیکرٹری صاحبان مال بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ چندہ ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل درج نہیں کرتے اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں۔ جسکی وجہ سے ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں محسوب نہیں ہو سکتیں۔ اور مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ ایسی رقوم کی تفصیل حاصل کرنے کیلئے بذریعہ خط و کتابت و اعلان اخبار الفضل انہیں اطلاع دینی پڑتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت وہ رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں

لہذا اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹری صاحبان مال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ رقم بھیجتے وقت اس کی تفصیل بھی ساتھ ہی بھیج دیا کریں ورنہ نظارت ہذا مجبور ہو گی کہ ایسی رقوم تین ماہ بعد چندہ عام میں منتقل کر دے۔ اگر اس وجہ سے جماعتوں کے حسابات میں خرابی ہوئی۔ تو اس کی ذمہ واری نظارت ہذا پر نہ ہو گی۔

(ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید معلومات

کراچی کے شمال مشرق میں ۵۳ میل دور ایک قدیم ٹیلے پر آٹھویں صدی عیسوی کی ایک بستی کے آثار دریافت ہوئے ہیں۔ جو برصغیر پاکستان و ہندوستان میں غالباً قدیم ترین مسلم آبادی یعنی دیبل کے آثار ہیں۔

پاکستان میں یکم فروری ۱۹۵۱ء سے نئے نمونہ کے ایک روپیہ والے نوٹ جاری کئے جائیں گے۔ جو نیلے رنگ کے ہوں گے۔

پنجاب میں تھل کے وسیع صحرائی علاقہ کو شاداب علاقہ بنایا جا رہا ہے۔ یہاں اونی۔ سوتی پارچہ بافی۔ مصنوعی کھاد۔ سیمنٹ اور شکر سازی کے متعدد کارخانے قائم کئے جائیں گے۔

حکومت نے پنجاب صوبہ سرحد اور سندھ میں سڑکوں کے ذریعہ مسافروں کے نقل و حمل کے ذرائع کو قومی ملکیت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں سے ہر صوبہ میں قانونی طور پر تشکیل شدہ بورڈ قومی ملکیت میں آئی ہوئی سروسوں کا انتظام کریں گے۔

حکومت پاکستان نے چھ پیسے والے نئے لفافے جاری کئے ہیں۔ جن پر چاند تارے کے بجائے پاکستانی پرچم کا نشان رکھا گیا ہے۔

پاکستان کو اس کے چھ سالہ ترقیاتی منصوبہ پر عملدرآمد کرنے میں ادارہ اقوام متحدہ بھی امداد دے گا۔ اس سلسلہ میں مشہور انجنیئر مسٹر تھامسن ہین کو پاکستان میں اقوام متحدہ کی جانب سے فنی امداد کا مقامی نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔

بلوچستان میں ضلع لورالائی تحصیل برخان میں کوئلہ کی نئی کانیں پائی گئی ہیں۔ جن میں اندازہ کے مطابق ۲۰۰۰۰۰ ٹن سے زائد کوئلہ موجود ہے۔

کراچی میں ریشم اور مصنوعی ریشم کا کپڑا اینز مشینی کرگھوں سے سوتی کپڑا بنانے کے متعدد نئے کارخانے قائم کئے جائیں گے۔

پنجاب میں کھیوڑ کے علاقہ کے قریب کھریا مٹی کے زبردست ذخائر موجود ہیں۔ اندازہ کے مطابق ان میں ۲۵۰۰۰۰۰ ٹن کھریا مٹی موجود ہے۔

حکومت پاکستان پٹ سن کے تین کارخانے مشرقی پاکستان میں قائم کر رہی ہے۔

پاکستان ایشیا میں سب سے زیادہ روئی برآمد کرنے والا ملک ہے۔

پاکستان اور جمہوریہ فلپائن کے درمیان ۳ر جنوری ۱۹۵۱ء کو دوستانہ معاہدہ ہوا ہے۔

حکومت پاکستان نے مسٹر احمد علی ڈپٹی سیکرٹری وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کو پیکنگ میں اپنا نائب سفیر مقرر کیا ہے۔

چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ میں دو ہزار مربع میل کے رقبہ پر ساگون کی کاشت کی جا رہی ہے۔ جس میں ملک میں ساگون کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

نفع مند کام!

نظارت بیت المال کے ذریعہ مختلف احباب کا کافی روپیہ تجارت پر لگا ہوا ہے۔ اور بفضل تعالیٰ اب تک کبھی نقصان کی صورت نہیں ہوئی نہ صرف یہ کہ اصل زر محفوظ بلکہ مناسب نفع بھی ملتا رہا ہے۔

اس وقت دو لاکھ کے قریب اور روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو احباب اپنا روپیہ لگانا چاہیں۔ نظارت بیت المال کی مد قرضہ تجارتی دفتر محاسب میں جمع کرا دیں۔ (نظارت بیت المال)

ایک درویش کا گمشدہ عزیز!

عزیزم خالد سعید احمد ابن مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش قادیان امسال فسٹ ائیر تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوا تھا۔ اور گرمیوں کی تعطیلات کے بعد کالج حاضر ہونے کے لئے اپنے گاؤں واقع ضلع لائلپور سے مورخہ یکم اکتوبر کو روانہ ہوا تھا۔ لیکن عزیز کالج نہ پہنچ سکا کافی انتظار کے بعد اس کی تلاش شروع کی گئی۔ لیکن بے سود۔

گھر سے اس طرح خاموش چلے جانے کی وجہ آج تک معلوم نہیں ہو سکی۔ گھر میں کسی سے ناراضگی بھی نہیں تھی۔ البتہ گاؤں میں احمدیت کی وجہ سے مخالفت ضرور تھی۔ اور آئے دن عزیز کو جسمانی نقصان پہنچانے کے گمنام خطوط موصول ہوتے رہتے تھے۔ اندیشہ ہے۔ کہ کسی دشمن نے جانی نقصان نہ پہنچایا ہو۔ واللّٰہ اعلم

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک تو عزیز کی خیریت کیلئے دعا فرمائیں۔ دوسرے اگر کسی دوست کو کچھ پتہ لگ سکے۔ تو مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرمائیں۔ اگر عزیز خود اس اعلان کو پڑھے۔ تو وہ جلدی واپس گھر آ جائے۔ کیونکہ اس کی والدہ بوجہ غم سخت بیمار اور کمزور ہو چکی ہے۔

(محمد احمد تعلیم الاسلام کالج)

تقرر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ کا تقرر بطور امیر ضلع سرگودہا ۳۰ر اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور فرما لیا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا نوٹ فرمالیں

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

معجون کہربا ماہواری ایام میں کثرت خون کا آنا۔ اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ ر

سفوف جنبا جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتی ہو۔ اس کا بے نظیر علاج۔ قیمت فی تولہ دس آنہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

لبوب کبیر دو نسخہ خاص

دافع نسیان ہیں۔ دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے۔ اور نشاط آور ہے۔ بدن کو فربہ کرتی ہے۔ اور قوت دینے میں اپنی نظیر آپ ہے۔ جو طبیب جوان رہنے کیلئے ضروری ہو وہ مہیا کرتی ہے اور جن گلٹیوں میں وہ پیدا ہوتی ہے انہیں قوت دیتی ہے تین تین ماشہ صبح و شام قیمت ایک چھٹانک چھ روپے۔ نصف پاؤ گیارہ روپے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ع ۲۸۹ لاہور

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج

معہ ساٹھ ہزار روپیہ انعام ۶۰۰۰۰

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللّٰہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کریں اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ (منیجر)

آٹا۔ دالیں وغیرہ پیسنے کیلئے نہائت عمدہ چکیاں

خرید کرنے سے قبل آپ ان باتوں کو مدنظر رکھیں۔ کہ آپ کا خرچہ کم ہو۔ محنت کم کرنی پڑے۔ اوسط زیادہ سے زیادہ ملے۔ اور قیمت کم ہو۔ یہ سب خوبیاں ہماری چکیوں میں موجود ہیں۔ دیگر ہر قسم کی مشینری مثلاً آئل انجن۔ آئل ایکسپیلر وغیرہ کے لئے ہمیں لکھیں۔

محمد ابراہیم اینڈ سنز لکشمی مینشن دی مال لاہور

تار کا پتہ "IBSONS"

آرام دہ سفر لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۳-۵ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خاں منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی طرف سے اقوام متحدہ سے کشمیر کا مسئلہ واپس لینے کی کوشش

بلوچستانیوں کا اظہار ناپسندیدگی

کوئٹہ ۳۰ جنوری - بلوچستان کے عوام نے اس خبر کو انتہائی ناپسندیدگی اور تشویش سے سنا ہے۔ کہ ہندوستان کشمیر کے مسئلہ کو حفاظتی کونسل سے واپس لینا چاہتا ہے۔ تاکہ براہ راست مذاکرات کے ذریعہ اسے طے کیا جا سکے۔

بلوچستان مسلم لیگ کے صدر ملک شاہ جہاں نے اسٹار کو بتایا کہ پنڈت نہرو کشمیر کے عوام کے فیصلہ سے خائف ہیں۔ جو یقیناً پاکستان کے حق ہو گا۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان کے غیر مصالحانہ رویہ کی وجہ سے براہ راست مذاکرات کی تمام پہلی کوششیں ناکام رہ چکی ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ پر زور دیا کہ وہ ریاست میں آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا جلد انتظام کرے انہوں نے یہ بھی کہا کہ جموں اور کشمیر کی موجودہ صورت حال عالمی امن کے لئے ایک مستقل خطرہ ہے۔

بلوچستان ہندو پنچایت کے صدر نے یہ رائے ظاہر کی کہ ہندوستان قصداً یہ چاہتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ تعویق میں پڑا رہے۔ ہندوستان اس جھگڑے کو اقوام متحدہ میں اس امید میں لے گیا تھا کہ پاکستان کو جارحانہ اقدام کرنے والے کی حیثیت دے دی جائے گی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ عالمی رائے آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے ہی کو واحد منصفانہ حل تصور کرتی ہے لیکن ہندوستان عوامی فیصلہ کا مقابلہ کرنے سے ڈرتا ہے۔

پاکستان کے عوام سارے کے سارے مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل چاہتے ہیں۔ اگر ہندوستان اپنے تاخیری طریقوں پر اسی طرح عمل کرتا رہا تو انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام کو ڈوگرہ اقتدار سے رہائی دلانے کے لئے کوئی اور طریقہ استعمال کرنا ہوگا۔

ان ہندوستانی طریقوں پر سرکردہ قبائلی سرداروں نے بھی اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ جو ان کے خیال میں ریاست جموں و کشمیر کے عوام کا حق خود اختیاری سے محروم رکھنے کے مترادف ہے۔ (اسٹار)

پختونستان کی تحریک کی مذمت

لاہور ۳۰ جنوری - بلوچستان مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے آرگنائزر مسٹر شمس الحق نے افغان حکومت کے نام نہاد پختونستان پراپیگنڈے کی شدید مذمت کی ہے۔

پریس کو بیان دیتے ہوئے انہوں نے کابل کی حکومت کی غیر اسلامی سرگرمیوں بالعموم بلوچستان کے عوام اور بالخصوص طلباء کے طبقہ کی بڑھتی ہوئی ناخوشی کا اظہار کیا۔ (اسٹار)

صوبہ سرحد میں طبی امداد کی چوکیاں

پشاور ۳۰ جنوری - پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی شاخ سرحد کے وزیر صحت صوبہ سرحد خان محمد فرید خان کی زیر صدارت منعقد شدہ ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ اٹک کے پل سے جمرود تک بڑی سڑک پر ابتدائی طبی امداد کی نو چوکیاں کھولی جائیں۔ (اسٹار)

خرطوم کا فضائی مستقر

خرطوم ۳۰ جنوری - اسوقت ایسے منصوبوں پر غور ہو رہا ہے۔ جس سے خرطوم کے فضائی مستقر میں ایسی اصلاح کی جا سکے کہ جیٹ طیارے وہاں اتر سکیں اور وہاں سے پرواز کر سکیں۔ اغلب ہے کہ طیاروں کے اترنے کا ایک میدان ۷۰۰۰ فٹ طویل ہو گا۔ اس سے برطانیہ کا کامٹ جیٹ طیارہ اس مستقر کو استعمال کر سکے گا۔ اسی منصوبہ میں مستقر میں جدید قسم کی ایک عمارت اور مستقر کو جانے والی اچھی سڑک کی تجویز بھی شامل ہے۔

ان اصلاحات کا خرچ تقریباً ۵۰۰،۰۰۰ مصری پاونڈ ہو گا۔ اور اس کام کے پورا ہونے میں نو مہینے صرف ہوں گے۔ (اسٹار)

چرچ مشنری سوسائٹی کی مدد

پشاور ۳۰ جنوری صوبہ سرحد کی حکومت نے چرچ مشنری سوسائٹی کو جو ایڈورڈس کالج پشاور کو چلاتی ہے ۲۰،۰۰۰ روپے کی مزید امداد دینا منظور کیا ہے۔ اب اس سوسائٹی کو دی ہوئی امداد کی مجموعی رقم ۵۰،۰۰۰ روپے ہو گئی ہے۔

اس مزید رقم کی وجہ سے اب سوسائٹی اپنے عملہ کے ارکان کو وہی تنخواہ دے سکے گی۔ جو صوبہ کے سرکاری کالجوں کے اساتذہ کو ملتی ہے (اسٹار)

برطانیہ دفاع پر ۴۷ ارب سٹرلنگ خرچ کریگا

لندن ۳۰ جنوری، کل برطانوی دارالعوام میں دفاع کے مسئلہ پر بیان دیتے ہوئے وزیر اعظم کلیمنٹ ایٹلی نے کہا کہ یکم اپریل تک برطانیہ کی دفاعی افواج کی تعداد آٹھ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ قوم کے نئے دفاعی پروگرام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے جن کا مدت سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس موسم گرما میں برطانیہ ۲۵ ہزار ریزرو فوج کو بھی پندرہ دن کی تربیت کے لئے طلب کرنے والا ہے۔ مسٹر ایٹلی نے یہ بھی انکشاف کیا کہ برطانیہ ۵۴-۱۹۵۳ تک اپنے ٹینکوں اور طیاروں کو چار گنا کر دے گا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آئندہ تین سالوں میں دفاع پر جو رقم خرچ کی جائے گی۔ وہ ۴۷ ارب اسٹرلنگ کے لگ بھگ ہو گی۔ صرف اس سال میں فوجی اور شہری دفاع کی تیاریوں پر جو رقم صرف کی جائے گی وہ ۱۳ پونڈ اسٹرلنگ کے لگ بھگ ہے۔

وزیر اعظم کے اعلان سے گزشتہ جنگ عظیم کے ان چالیس لاکھ ملازمین کی جان میں جان آ گئی ہے۔ جن کو اندیشہ تھا کہ انہیں ان کی شہری ملازمتوں سے طلب کر لیا جائے گا۔ اسی طرح ہوائی حملے سے بچاؤ کے لئے بھی ۴۰ ہزار محفوظ افراد کو طلب کیا جائے گا۔ اور ایک لاکھ پندرہ ہزار اشخاص کو عملی جنگ کی تربیت کے لئے بلا لیا جائے گا۔ مزید براں شاہی فضائیہ تقریباً دس ہزار افسروں اور سپاہیوں کو ۱۵ دن کی تربیت کے لئے طلب کرے گا۔ جن کو ہنگامی حالات میں کام میں لایا جائے گا۔ اسی طرح شاہی بحریہ ۶ ہزار سپاہیوں اور ۶ سو افسروں کو ۱۸ ماہ کی ملازمت کے لئے طلب کرے گا۔

چینی فوج نے سب سے بڑا جوابی حملہ شروع کر دیا

ٹوکیو ۳۰ جنوری۔ دو ہفتوں کے بعد کل ۳۰ ہزار کمیونسٹ فوج نے جنوبی کوریا کے مغربی محاذ پر زبردست جوابی حملہ کر کے اتحادی فوج کو سیئول سے پندرہ میل دور اور بندرگاہ انچان سے ۱۴ میل پیچھے دھکیل دیا کمیونسٹ فوج کے ہراول دستے سوون میں بھی داخل ہو گئے۔ جنرل میکارتھر نے جو بحری فضائی اور بری حملے شروع کر رکھے تھے۔ انہیں ناکام بنانے کے لئے زبردست کمیونسٹ فوج پھر میدان میں نکل آئی ہے ادھر کمیونسٹوں کا نیا حملہ شروع ہوتے ہی چھاپہ مار دستوں نے اتحادی صفوں کے عقب میں زوردار کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔

کوہ آتش فشاں پھر پھٹ پڑا

رنگون ۳۰ جنوری۔ لیمنگٹن نامی کوہ آتش فشاں پھر پھوٹ پڑا ہے۔ اس سے لاوے کا دریا بہہ رہا ہے دھواں ۲۵ ہزار فٹ کی بلندی تک پہنچ چکا ہے ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی

لاہور ۳۰ جنوری۔ دس روز کے عرصہ میں جو ۱۰ جنوری ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی کل آمدنی ۲،۸۲،۴۲،۰۰۰ روپیہ تک پہنچ گئی۔ جس میں سے ۵۹،۷،۵۰،۳۲۳ روپیہ مسافر گاڑیوں سے ۸،۰۸،۷۴،۴۵ روپیہ مال و اسباب کے ذریعے اور ۸،۳۴،۴۷ روپیہ متفرق مال اسباب سے حاصل ہوا ہے۔

اسی عرصہ کے دوران میں ۲۱۴ بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں پر ۷،۵۰ روپیہ ۱۱ جرمانہ کیا گیا۔ ۸۷ مسافر جو جرمانہ ادا نہیں کر سکے۔ انہیں مختلف قسم کی سزائیں دی گئیں۔

کس شعبہ کی کس لڑکے میں کتنی صلاحیت ہے۔ (اسٹار)

مسٹر بیون کی حالت

لندن ۳۰ جنوری۔ مسٹر بیون نے کل رات نسبتاً اچھی طرح گزاری۔ ان کے معالجوں کا بیان ہے کہ ان کی حالت سدھر رہی ہے۔

امتحان کا نیا طریقہ

لندن ۳۰ جنوری - لندن کے تعلیمی حکام نے یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ کن لڑکوں کو بہتر اسکولوں میں بھیجا جاوے۔ وظیفہ دینے کے لئے امتحان لینے کا پرانا طریقہ ترک کر دیا ہے۔ اسکے بجائے ابتدائی اسکولوں میں پڑھنے والے ۱۱ سال کی عمر کے تقریباً ۳۰،۰۰۰ لڑکے اور لڑکیوں کو مختلف طور سے جانچا جائے تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ اعلیٰ تعلیم کے

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے